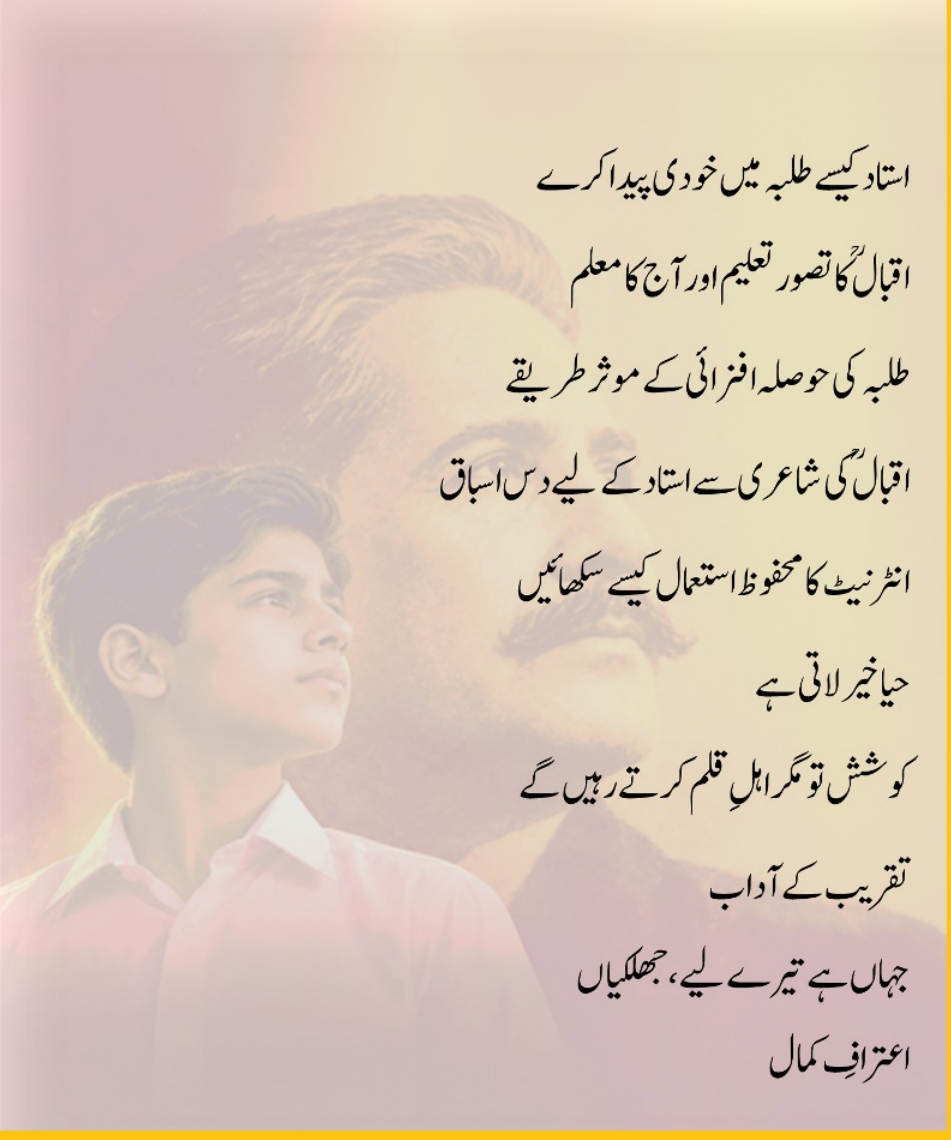

ماہنامہ
ای تعلیم
etaleem
بہترین استاد
بہترین تعلم
سیکھیے، سکھائیے
November 2026
اقبالؒ کا تصور تعلیم اور آج کا معلم
طلبہ کی حوصلہ افزائی کے موثر طریقے
انٹرنیٹ کا محفوظ استعمال کیسے سکھائیں

شمارہ نمبر 21



05 استاد کیسے طلبہ میں خودی پیدا کرے

10 اقبالؒ کا تصور تعلیم اور آج کا معلم

15 طلبہ کی حوصلہ افزائی کے موثر طریقے

19 اقبالؒ کی شاعری سے استاد کے لیے دس اسباق

23 انٹرنیٹ کا محفوظ استعمال کیسے سکھائیں

27 حیا خیر لاتی ہے

31 کوشش تو مگر اہلِ قلم کرتے رہیں گے

35 تقریب کے آداب

37 جہاں ہے تیرے لیے، جھلکیاں

41 اعترافِ کمال

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1۔ارسلان شاکر 2۔اصغر حمید

3۔یاسر نواز 4۔زعیم لودھی

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 200روپے

سالانہ سبسکرپشن: 2400روپے

E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

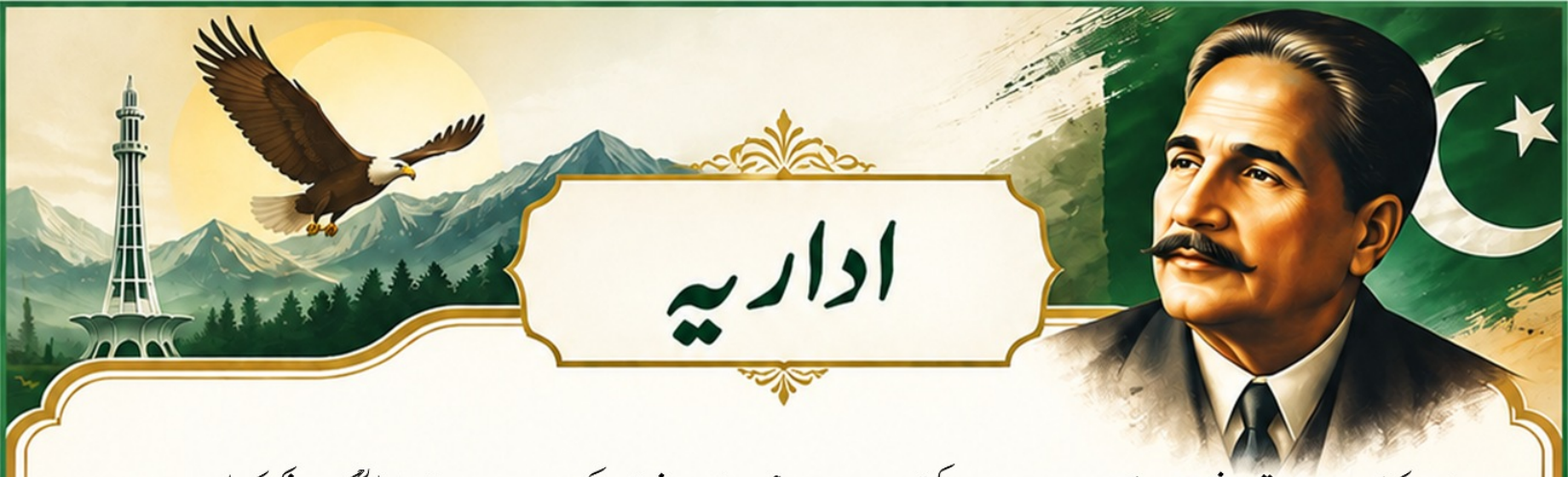
قرآن و حدیث

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ؕ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ

(سورہ الانعام آیت 2)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمہارے لیے زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی، اور ایک دوسری مدت اور بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے مگر تم لوگ ہو کہ شک میں پڑے ہوئے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہے''۔ (صحیح مسلم 6710)



اداریہ

نومبر کی آمد ہمارے قومی شعور میں ایک خاص معنویت رکھتی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں شاعرِ مشرق، حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کی اس فکر کی طرف متوجہ کرتا ہے جس کا مرکز ایک باکردار، خود آگاہ، باعمل اور بلند حوصلہ انسان کی تعمیر ہے۔ اقبالؒ کی شاعری محض لفظوں کی خوب صورتی نہیں بلکہ زندگی کو مقصد، عمل اور حرکت دینے والا پیغام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فکرِ اقبال کو نئی نسل تک پہنچانے میں استاد کا کردار سب سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ اقبالؒ کو اکثر چند منتخب اشعار، تقریری مقابلوں اور سالانہ تقریبات تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ طلبہ اشعار یاد تو کر لیتے ہیں، مگر ان اشعار میں پوشیدہ فکر ان کی شخصیت کا حصہ نہیں بن پاتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ استاد اقبالؒ کو ایک نصابی شاعر کے بجائے ایک فکری رہنما کے طور پر کلاس روم میں متعارف کروائے۔

اقبالؒ کی فکر کا بنیادی ستون ''خودی'' ہے۔ خودی کا مطلب اپنی ذات پر فخر کرنا نہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں، ذمہ داریوں اور مقصدِ زندگی کو پہچاننا ہے۔ استاد طلبہ کو سوال کرنے، رائے دینے، خود فیصلہ کرنے، اپنی غلطی قبول کرنے اور دوبارہ کوشش کرنے کا موقع دے کر اس تصور کو عملی طور پر زندہ کر سکتا ہے۔ جب بچہ یہ سیکھتا ہے کہ وہ حالات کا محض تابع نہیں بلکہ اپنی محنت، کردار اور فیصلوں سے اپنی سمت متعین کر سکتا ہے تو یہی فکرِ اقبال کی پہلی عملی جھلک ہے۔

اقبالؒ کا شاہین بھی ہمارے نظامِ تعلیم کے لیے ایک گہرا استعارہ ہے۔ بلند نگاہی، خود انحصاری، جرأت، جستجو اور مسلسل پرواز وہ اوصاف ہیں جو ہر طالب علم میں پیدا ہونے چاہییں۔ اگر تدریس صرف درست جواب حاصل کرنے تک محدود ہو جائے تو تخلیقی سوچ دب جاتی ہے۔ اس کے برعکس جب استاد طلبہ کو نئے سوالات اٹھانے، مسئلے کے مختلف حل تلاش کرنے اور کتاب سے آگے سوچنے کی ترغیب دیتا ہے تو وہ حقیقی معنوں میں شاہین صفت نسل کی تربیت کر رہا ہوتا ہے۔

اقبالؒ کا پیغام اخلاق، محبتِ رسول ﷺ، خدمتِ انسانیت، ملت سے وابستگی اور عمل سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ان تصورات کو صرف اسلامیات یا اردو کے سبق تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ سائنس میں غور و فکر، سماجی علوم میں ذمہ داری، زبان میں کردار اور روزمرہ سرگرمیوں میں تعاون و خدمت کے ذریعے بھی فکرِ اقبال کو زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

اصل کامیابی یہ نہیں کہ طالب علم اقبالؒ کے کتنے اشعار یاد کرتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ اس کی سوچ، کردار اور عمل میں اقبالؒ کے پیغام کی کتنی جھلک نظر آتی ہے۔ جب استاد خود امید، تحقیق، خود اعتمادی، اعلیٰ کردار اور مقصدیت کا نمونہ بنے گا تو فکرِ اقبال کتاب کے صفحات سے نکل کر نسلِ نو کی شخصیت میں اترنے لگے گی۔ یہی اقبالؒ کو حقیقی خراجِ عقیدت بھی ہے اور ہماری تدریس کی ایک اہم ذمہ داری بھی۔



خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے
علامہ اقبال

استاد کیسے طلبہ میں خودی پیدا کرے؟

علامہ محمد اقبالؒ کی فکر میں خودی انسان کی باطنی قوت، خود شناسی، خود اعتمادی، ذمہ داری اور مقصدِ زندگی کے شعور کا نام ہے۔ خودی غرور یا خود پسندی نہیں، بلکہ یہ جاننے کا نام ہے کہ میں کون ہوں، میرے اندر کیا صلاحیت ہے، مجھے کیا بننا ہے اور اپنے علم و کردار سے دوسروں کے لیے کیا فائدہ پیدا کر سکتا ہوں۔

استاد کلاس روم کو ایسی جگہ بنا سکتا ہے جہاں بچے صرف اسباق نہ سیکھیں بلکہ اپنے آپ کو پہچاننا، ذمہ داری لینا، سوال کرنا اور اعتماد سے فیصلہ کرنا بھی سیکھیں۔ اس کے لیے ہر طالب علم کو اظہارِ خیال، سوال کرنے اور اپنی رائے بیان کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

طلبہ کو ذمہ داریاں دینا، گروپ سرگرمیوں میں قیادت کا موقع فراہم کرنا، مسئلہ حل کرنے کے لیے خود سوچنے دینا اور کوشش کی حوصلہ افزائی کرنا خودی کی تربیت کے مؤثر طریقے ہیں۔ غلطی پر ڈانٹنے کے بجائے دوبارہ کوشش کی ترغیب دینی چاہیے۔

جب بچہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی رائے اہم ہے، وہ سیکھ سکتا ہے اور محنت سے بہتر بن سکتا ہے تو اس میں اعتماد، ذمہ داری اور خود شناسی پیدا ہوتی ہے۔ یہی اقبالؒ کی خودی کا عملی آغاز ہے۔

1۔ بچے کو اپنی صلاحیت پہچاننے دیں

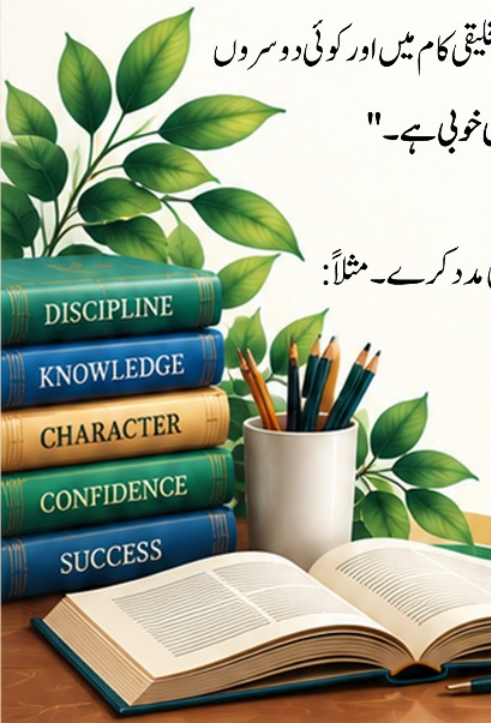
ہر بچہ کسی نہ کسی پہلو سے منفرد ہوتا ہے۔ کوئی بولنے میں اچھا ہوتا ہے، کوئی لکھنے میں، کوئی مشاہدے میں، کوئی تخلیقی کام میں اور کوئی دوسروں کی مدد کرنے میں۔ استاد کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ طالب علم کو یہ احساس دلائے کہ **"میرے اندر بھی کوئی خوبی ہے۔"**

سرگرمی: میری تین خوبیاں

طلبہ سے کہیں کہ وہ ایک کاغذ پر اپنی تین اچھی خصوصیات لکھیں۔ اگر کسی بچے کو مشکل ہو تو ساتھی یا استاد اس کی مدد کرے۔ مثلاً:

- میں اچھی ڈرائنگ کرتا ہوں۔
- میں دوسروں کی مدد کرتا ہوں۔
- میں جلد چیزیں یاد کر لیتا ہوں۔

یہ سرگرمی بچوں میں مثبت خود شناسی پیدا کرتی ہے۔



2۔ موازنہ کم، انفرادی ترقی زیادہ

خودی کی سب سے بڑی دشمنوں میں سے ایک مسلسل موازنہ ہے۔

"دیکھو علی تم سے بہتر ہے" یا "تم اپنی بہن جیسے کیوں نہیں؟" جیسے جملے بچے کے اندر احساسِ کمتری پیدا کرتے ہیں۔

اس کے بجائے استاد بچے کی آج کی کارکردگی کا موازنہ اس کی اپنی کل کی کارکردگی سے کرے۔



سرگرمی: میرا پچھلا ریکارڈ

ہر طالب علم ایک مختصر "میری ترقی" شیٹ بنائے اور ہفتے میں ایک بار لکھے:

- اس ہفتے میں نے کیا بہتر کیا؟
- میں کہاں مشکل محسوس کر رہا ہوں؟
- اگلے ہفتے میں کس چیز پر کام کروں گا؟

اس سے بچہ دوسروں سے نہیں، خود سے مقابلہ کرنا سیکھتا ہے۔

3۔ فیصلہ کرنے کے مواقع دیں

اگر بچے کو ہر وقت صرف حکم دیا جائے تو وہ خود فیصلہ کرنا نہیں سیکھتا۔ خودی کے لیے انتخاب اور ذمہ داری دونوں ضروری ہیں۔

استاد چھوٹے چھوٹے فیصلے بچوں کے سپرد کر سکتا ہے۔



کلاس روم مثالیں

بچے فیصلہ کریں:

- گروپ سرگرمی میں کون سا موضوع منتخب کرنا ہے؟
- پریزنٹیشن کس انداز میں دینی ہے؟
- کون گروپ لیڈر ہوگا؟
- کام مکمل کرنے کے لیے کون سا طریقہ بہتر ہے؟

چھوٹے فیصلوں سے بڑی ذمہ داری کی بنیاد بنتی ہے۔

4۔ غلطی کو ناکامی نہیں، سیکھنے کا حصہ بنائیں

خودی والا طالب علم غلطی سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ وہ اسے سیکھنے کا موقع سمجھتا ہے۔

استاد اگر غلط جواب پر طنز کرے یا بچے کو شرمندہ کرے تو وہ سوال کرنا اور کوشش کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

سرگرمی: میری بہترین غلطی

ہفتے میں ایک بار طلبہ سے پوچھیں" :اس ہفتے تم نے کون سی غلطی کی جس سے تم نے کچھ نیا سیکھا؟ "بچے اپنی مثالیں شیئر کریں۔اس سرگرمی سے غلطی کا خوف کم ہوتا ہے اور سیکھنے کا رویہ مضبوط ہوتا ہے۔

5۔ سوال کرنے کی عادت پیدا کریں

خودی صرف اعتماد نہیں، آزاد اور ذمہ دار سوچ کا نام بھی ہے۔استاد ایسا ماحول بنائے جہاں طلبہ سوال کر سکیں، اختلاف کر سکیں اور دلیل دے سکیں۔



سرگرمی: آج کا سوال

ہر سبق کے آخر میں ہر طالب علم ایک سوال لکھے۔شرط یہ ہو کہ سوال ایسا ہو جس کا جواب صرف کتاب کی ایک سطر سے نہ ملتا ہو۔ مثلاً:

- اگر یہ صورتحال بدل جائے تو کیا ہو گا؟
- اس اصول کا عملی استعمال کہاں ہوتا ہے؟
- کیا اس مسئلے کا کوئی دوسرا حل بھی ہے؟

یہ عادت غور و فکر اور تحقیق پیدا کرتی ہے۔

6۔ مقصد طے کرنا سکھائیں

بچے کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیوں پڑھ رہا ہے اور کیا حاصل کرنا چاہتا ہے۔

استاد صرف طویل مدتی خواب نہ پوچھے بلکہ چھوٹے قابلِ حصول اہداف بھی بنوائے۔



سرگرمی: میرا ایک ہفتے کا ہدف

ہر پیر کو طلبہ ایک ہدف لکھیں: **"اس ہفتے میں"**..... . مثلاً:

- پانچ نئے الفاظ یاد کروں گا۔
- ہوم ورک وقت پر مکمل کروں گا۔
- روزانہ دس منٹ مطالعہ کروں گا۔
- کلاس میں کم از کم ایک سوال پوچھوں گا۔

جمعہ کو بچے خود جائزہ لیں کہ ہدف کہاں تک پورا ہوا۔ یہ خود احتسابی، نظم اور ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔

7۔ طالب علم کو ذمہ داری دیں

خود ی صرف اپنے بارے میں اچھا محسوس کرنے کا نام نہیں۔ اس کا لازمی حصہ ذمہ داری ہے۔ کلاس میں ہر بچے کو کسی نہ کسی مثبت ذمہ داری میں شریک کیا جا سکتا ہے۔



سرگرمی: ذمہ داری کا ہفتہ

طلبہ میں باری باری ذمہ داریاں تقسیم کریں:

- کتابوں کی ترتیب
- بورڈ کی تیاری
- پودوں کو پانی دینا
- گروپ مواد تقسیم کرنا
- نئے یا کمزور بچے کی مدد
- کلاس کی صفائی کا جائزہ

اس کے بعد پوچھیں: **"تم نے اپنی ذمہ داری سے کیا سیکھا؟"**

8۔ بچے کی آواز کو اہمیت دیں

جب بچہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی بات سنی جاتی ہے تو اس کی خود قدری بڑھتی ہے۔ استاد کو ہر وقت خود بولنے کے بجائے طلبہ کے خیالات بھی سننے چاہییں۔



سرگرمی: میری رائے بھی اہم ہے

کسی سبق، مسئلے یا کلاس روم معاملے پر تین منٹ کی گفتگو کرائیں۔

ہر بچے کو مختصر رائے دینے کا حق ہو۔

اصول:

- کسی کا مذاق نہیں اڑایا جائے گا۔
- اختلاف احترام سے ہوگا۔
- ہر رائے کے ساتھ وجہ دی جائے گی۔

یہ خود اعتمادی اور اظہار کی صلاحیت بڑھاتی ہے۔

9۔ خدمت کو خودی سے جوڑیں

اقبال کی خودی صرف ذاتی کامیابی تک محدود نہیں۔ مضبوط انسان اپنی صلاحیت دوسروں کے فائدے کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔

سرگرمی: ایک اچھا کام

ہر طالب علم ہفتے میں ایک ایسا کام کرے جس سے کسی دوسرے کو فائدہ پہنچے۔ مثلاً:



- کمزور ساتھی کو سبق سمجھانا
- سکول کی صفائی میں حصہ لینا
- کتاب کسی ساتھی سے شیئر کرنا
- گھر میں کسی بزرگ کی مدد کرنا

اگلے دن بچے بتائیں کہ اس کام سے انہیں کیسا محسوس ہوا۔

اس سے بچوں میں خدمت، ہمدردی اور سماجی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔

10۔ استاد خود خودی کا نمونہ بنے

طلبہ استاد کے الفاظ سے زیادہ اس کے رویے سے سیکھتے ہیں۔ اگر استاد:



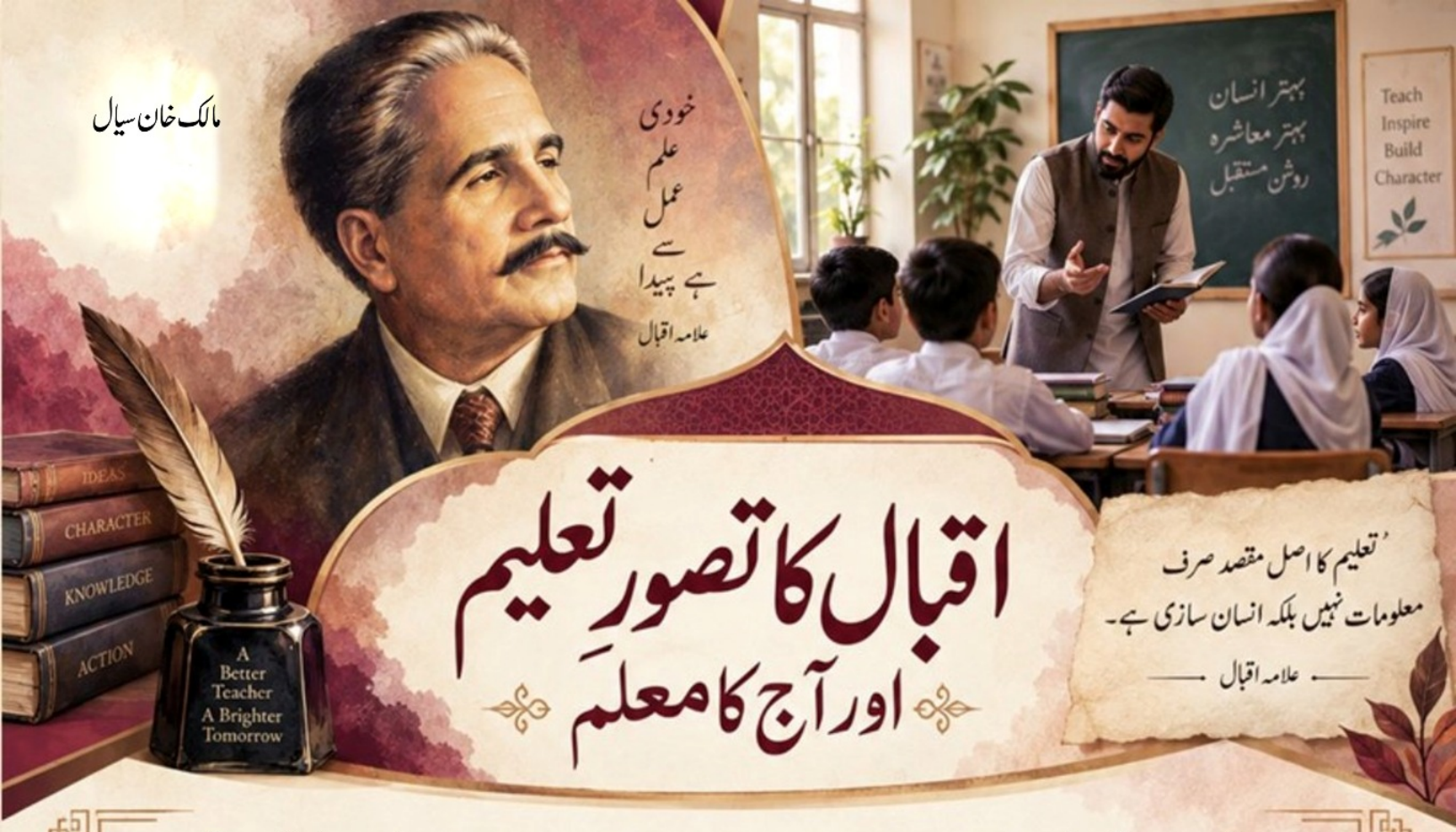
- اپنی غلطی مانتا ہے،
- وقت کا پابند ہے،
- نئی چیزیں سیکھتا ہے،
- ہر بچے کا احترام کرتا ہے،
- مشکل میں مایوس نہیں ہوتا،
- اپنے فیصلوں کی ذمہ داری لیتا ہے،

تو وہ خودی کا عملی نمونہ بن جاتا ہے۔

استاد کبھی کبھی بچوں کو یہ بھی بتا سکتا ہے:

"مجھے یہ بات معلوم نہیں، میں اسے سیکھ کر آؤں گا۔"

یہ جملہ بچے کو سکھاتا ہے کہ نہ جاننا کمزوری نہیں، سیکھنے سے انکار کمزوری ہے۔



اقبال کا تصورِ تعلیم اور آج کا معلم

مالک خان سیال

"تعلیم کا اصل مقصد صرف
معلومات نہیں بلکہ انسان سازی ہے۔"
— علامہ اقبال

علامہ محمد اقبالؒ کے نزدیک تعلیم محض معلومات حاصل کرنے، امتحان پاس کرنے یا ملازمت کے قابل بننے کا نام نہیں۔ ان کی فکر میں تعلیم ایک ایسا عمل ہے جو انسان کے اندر **خودی، کردار، مقصد، جستجو، عمل اور بلند حوصلگی** پیدا کرے۔ اقبال ایسے انسان کی تشکیل چاہتے ہیں جو صرف علم رکھنے والا نہ ہو بلکہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے، اپنے اندر کی صلاحیتوں کو پہچانے اور معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنے۔

یہی وجہ ہے کہ آج کے معلم کے لیے فکرِ اقبال نہایت اہم ہے۔ جدید دور میں جہاں معلومات ہر طرف دستیاب ہیں، استاد کا اصل کردار معلومات منتقل کرنے سے زیادہ **انسان بنانے** کا ہے۔

1۔ تعلیم کا مقصد: انسان سازی

اقبال کے نزدیک حقیقی تعلیم وہ ہے جو انسان کو اندر سے مضبوط بنائے۔ صرف کتابی علم اگر کردار، مقصد اور عمل میں نہ بدلے تو وہ ادھوری تعلیم ہے۔



آج کے استاد کو یہ سوال خود سے ضرور کرنا چاہیے:

- کیا میری تدریس صرف نصاب مکمل کر رہی ہے؟
- کیا بچے سوچنا سیکھ رہے ہیں؟
- کیا ان میں اعتماد پیدا ہو رہا ہے؟
- کیا ان کے رویے میں مثبت تبدیلی آ رہی ہے؟
- کیا وہ اپنے علم کو زندگی سے جوڑ رہے ہیں؟

معلم کو نصاب کے ساتھ **شخصیت سازی** کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔

2۔خودی کی تربیت

اقبال کی فکر کا سب سے نمایاں تصور خودی ہے۔خودی سے مراد غرور نہیں بلکہ اپنی صلاحیت، ذمہ داری اور مقصد کو پہچاننا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے

استاد طلبہ میں خودی اس وقت پیدا کرتا ہے جب وہ انہیں اعتماد دیتا ہے، سوال کرنے کی آزادی دیتا ہے، فیصلے کرنے کا موقع دیتا ہے اور ان کی چھوٹی کامیابیوں کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

معلم کیا کرے؟



- بچوں کا دوسروں سے غیر ضروری موازنہ نہ کرے۔
- ہر طالب علم کی ایک خوبی ضرور تلاش کرے۔
- غلطی پر تحقیر کے بجائے رہنمائی دے۔
- ذمہ داری دے اور اس پر اعتماد کرے۔
- حوصلہ افزائی کرے

3۔شاہین کی طرح بلند پروازی

اقبال کا شاہین بلند حوصلگی، آزادی اور وسعتِ نظر کی علامت ہے۔

تو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

استاد کو ایسے طلبہ تیار کرنے چاہییں جو صرف دیے گئے جواب یاد نہ کریں بلکہ نئے سوال پیدا کریں اور نئے حل تلاش کریں۔

کلاس روم میں یہ کیسے ہو؟

- کھلے سوالات پوچھیں۔
- ایک مسئلے کے کئی حل طلب کریں۔
- تحقیق اور مشاہدے کی سرگرمیاں دیں۔
- بچوں کو خود نتیجہ اخذ کرنے دیں۔

استاد کو بچے کے ذہن کو جوابوں سے بھرنے کے بجائے اسے سوچنے کے قابل بنانا چاہیے۔

4۔ علم اور عمل کا تعلق

اقبال علم کو عمل کے بغیر نامکمل سمجھتے ہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی، جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اس لیے استاد کو سبق کو زندگی سے جوڑنا چاہیے۔ اگر بچے صفائی پڑھیں تو صفائی کی عملی سرگرمی ہو، اگر ماحولیات پڑھیں تو شجرکاری یا پانی بچانے کا منصوبہ ہو، اگر اخلاقیات پڑھیں تو خدمت اور دیانت کے عملی مواقع پیدا کیے جائیں۔

5۔ استاد خود نمونہ بنے

اقبال کے تصورِ تعلیم میں کردار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اسی لیے استاد کی شخصیت خود ایک سبق بن جاتی ہے۔



اگر استاد:

- وقت کا پابند ہو،
- سچ بولے،
- وعدہ پورا کرے،
- غلطی تسلیم کرے،
- طلبہ کا احترام کرے،
- انصاف سے پیش آئے،

تو یہ سب کچھ خاموشی سے طلبہ میں منتقل ہوتا ہے۔

بچہ صرف وہ نہیں سیکھتا جو استاد کہتا ہے، بلکہ وہ بھی سیکھتا ہے جو استاد کرتا ہے۔

6۔ سوال اور تحقیق کی آزادی

اقبال تقلید کے بجائے شعور، غور و فکر اور جستجو کی بات کرتے ہیں۔ آج کے استاد کو ایسا ماحول بنانا چاہیے جہاں سوال کرنا بدتمیزی نہ سمجھا جائے بلکہ سیکھنے کا حصہ سمجھا جائے۔

ایک مؤثر تدریسی طریقہ

ہر سبق کے آخر میں طلبہ سے تین سوال لیں:

- میں نے کیا نیا سیکھا؟ مجھے کیا سمجھ نہیں آیا؟ میں مزید کیا جاننا چاہتا ہوں؟

یہ مختصر سرگرمی طالب علم کو passive learner سے active learner بنا دیتی ہے۔

7۔امید اور حوصلہ پیدا کرنا

اقبال کی شاعری مایوسی کے خلاف ہے۔وہ انسان کو مسلسل جدوجہد اور امید کا پیغام دیتے ہیں۔

ایک بچے کو اگر بار بار یہ سننے کو ملے کہ "تم کمزور ہو"، "تم سے نہیں ہو گا"، تو وہ خود پر یقین کھو دیتا ہے۔

اس کے برعکس استاد اگر کہے:

"تم ابھی نہیں کر سکے، مگر کوشش سے بہتر ہو سکتے ہو"

تو یہی جملہ اس کے اندر نئی توانائی پیدا کر سکتا ہے۔

معلم کو بچے کی قابلیت پر یقین رکھنا چاہیے، کیونکہ کبھی کبھی استاد کا یقین ہی بچے کے خود اعتمادی کا آغاز بنتا ہے۔

8۔جدید ٹیکنالوجی اور فکرِ اقبال

آج تعلیم مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل وسائل، ویڈیوز، تعلیمی ایپس اور آن لائن ذرائع کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔اقبال کی فکر ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ نئی چیز سے گھبرانا نہیں بلکہ اسے مقصد کے تابع کرنا چاہیے۔

آج کا استاد ٹیکنالوجی کو:

- سبق کی منصوبہ بندی،
- تحقیق،
- بصری مثالیں بنانے،
- تشخیص،
- مختلف سطح کے طلبہ کے لیے سرگرمیاں تیار کرنے،
- اور تخلیقی منصوبوں

کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ ٹیکنالوجی استاد کا متبادل نہیں؛ یہ صرف ایک معاون ذریعہ ہے۔انسانی تربیت، کردار سازی اور جذباتی رہنمائی اب بھی استاد کی ذمہ داری ہے۔

9۔تعلیم کو معاشرتی ذمہ داری سے جوڑیں

اقبال فرد کو معاشرے سے الگ نہیں دیکھتے۔ان کے نزدیک مضبوط فرد ہی مضبوط قوم بناتا ہے۔

استاد کو طلبہ میں یہ شعور پیدا کرنا چاہیے کہ علم صرف ذاتی کامیابی کے لیے نہیں بلکہ دوسروں کے فائدے کے لیے بھی ہے۔

چھوٹی سرگرمیاں

- ایک ہفتہ "خدمتِ خلق" سرگرمی
- سکول صفائی مہم
- کتاب شیئرنگ
- کمزور طالب علم کی مدد
- پانی اور بجلی بچانے کی مہم
- شجرکاری

یہ سرگرمیاں بچوں کو ذمہ دار شہری بناتی ہیں۔

10۔ معلم خود بھی سیکھتا رہے

آج کے معلم کے لیے سب سے اہم سبق یہ ہے کہ وہ خود بھی طالب علم رہے۔ جو استاد نئی تحقیق، نئی ٹیکنالوجی، بچوں کی نفسیات اور جدید تدریسی طریقوں سے بے خبر ہو جائے، وہ آہستہ آہستہ غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔



اساتذہ کو چاہیے کہ:

- باقاعدہ مطالعہ کریں،
- تربیتی نشستوں میں حصہ لیں،
- دوسرے اساتذہ سے سیکھیں،
- اپنی تدریس کا جائزہ لیں،
- ہر ہفتے ایک نئی چیز سیکھنے کا ہدف رکھیں۔
- اپنا نالج بڑھائیں

اچھا معلم وہی ہے جو سیکھنا کبھی نہیں چھوڑتا۔

آج کے معلم کے لیے اقبال کا پیغام

❑ اگر فکرِ اقبال کو مختصر نکات میں سمیٹا جائے تو آج کے استاد کے لیے یہ پیغام بنتا ہے:

- طالب علم میں خودی پیدا کریں۔
- اسے بلند مقصد دیں۔
- سوچنے اور سوال کرنے کی آزادی دیں۔
- علم کو عمل سے جوڑیں۔
- کردار سازی کو تدریس کا حصہ بنائیں۔
- مایوسی کے بجائے امید دیں۔
- ٹیکنالوجی کو مقصد کے تابع رکھیں۔
- بچے کو معاشرے کے لیے مفید بنائیں۔
- خود مسلسل سیکھتے رہیں۔
- اپنے کردار سے مثال بنیں۔

آخری بات

اقبال کا تصورِ تعلیم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ استاد صرف سبق پڑھانے والا فرد نہیں بلکہ **نئی نسل کا معمار** ہے۔ اس کے سامنے بیٹھے بچے مستقبل کے شہری، والدین، رہنما، محقق، معلم اور خدمت گزار ہیں۔

اگر آج کا معلم بچوں میں خودی، اعتماد، کردار، سوال، عمل اور مقصد پیدا کر دے تو وہ اقبال کے خواب کو عملی شکل دینے میں اپنا حصہ ڈال رہا ہے۔

ایک اچھا استاد صرف ذہن نہیں بناتا، وہ انسان بناتا ہے؛ اور یہی اقبال کے تصورِ تعلیم کا اصل جوہر ہے۔

اصغر حمید

طلبہ کی حوصلہ افزائی کے مؤثر طریقے

ایک کامیاب استاد

کلاس روم میں کچھ طلبہ ہر سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، جبکہ کچھ خاموش رہتے، سوال پوچھنے سے گھبراتے یا غلطی کے خوف سے کوشش نہیں کرتے۔ایسے طلبہ کے لیے استاد کی حوصلہ افزائی بہت اہم ہے۔ حوصلہ افزائی کا مقصد صرف اچھے نمبروں والے طلبہ کی تعریف کرنا نہیں بلکہ ہر طالب علم کو یہ احساس دلانا ہے کہ وہ سیکھ سکتا ہے، بہتر ہو سکتا ہے اور اس کی کوشش قابل قدر ہے۔

ایک طالب علم جب محسوس کرتا ہے کہ استاد اس کی معمولی پیش رفت کو بھی دیکھ رہا ہے تو اس کے اندر مزید محنت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔اس لیے استاد کو نتائج کے ساتھ ساتھ کوشش، بہتری، مستقل مزاجی اور مثبت رویے کو بھی اہمیت دینی چاہیے۔

حوصلہ افزائی کے موثر طریقے

کوشش کی تعریف کریں

صرف درست جواب یا بہترین نمبر پر تعریف کرنے کے بجائے طالب علم کی کوشش کو سراہیں۔

''تم نے اس سوال کو حل کرنے کے لیے اچھی کوشش کی ہے۔''

''تمہاری لکھائی پہلے سے بہتر ہوئی ہے۔'' اور دن بدن تمہاری لکھائی بہتر ہو رہی ہے۔

تم دن بدن بہتری کی طرف گامزن ہو۔مزید کوشش کروگے تو سب سے آگے نکل جاؤ گے۔

شاباش! تم کم وقت میں بہت کچھ حاصل کروگے۔ تم ایک باصلاحیت اور محنتی طالب علم ہو۔

ایسے جملے طالب علم کو مزید کوشش پر آمادہ کرتے ہیں۔اور اسے باعتماد بناتے ہیں۔

اسے دن بدن باہمت اور پر جوش بناتے ہیں۔

مخصوص تعریف کریں

استاد بورڈ پر کسی سوال کا ایسا حل لکھے جس میں ایک یا دو غلطیاں ہوں۔ طلبہ دلیل کے ساتھ غلطی تلاش کریں اور درست طریقہ بیان کریں۔ اس سرگرمی سے غلطی کے بارے میں خوف کم اور تنقیدی سوچ مضبوط ہوتی ہے۔ صرف ''شاباش'' کہنے کے بجائے واضح کریں کہ طالب علم نے کیا اچھا کیا۔

مثلاً: ''تم نے آج پورا جملہ استعمال کر کے جواب دیا، یہ بہت اچھی بات ہے۔'' اور یہ بات دوسرے آپ کے ساتھیوں کے لیے قابل تقلید ہے اس طرح طالب علم کو اپنی خوبی کا احساس ہوتا ہے اور وہ اس رویے کو دوبارہ اختیار کرتا ہے۔ اس میں یہ رویہ اعتماد اور ہمت پیدا کرتا ہے۔

چھوٹی کامیابیوں کو اہمیت دیں



کلاس میں عموماً چند پُراعتماد بچے ہی زیادہ بولتے ہیں، جبکہ کم گو طلبہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ استاد کو شرکت کے مختلف طریقے اختیار کرنے چاہییں:

- پہلے انفرادی سوچ، پھر ساتھی سے گفتگو کرنے کا موقع اور حوصلہ دینا۔
- سوال کے بعد مناسب سوچنے کا وقت مہیا کرنا ضروری ہے۔
- گروپ ورک میں واضح ذمہ داریاں جن کو ادا کرنے کے لیے وہ پرجوش ہو
- خاموش طلبہ کو آسان سوال سے آغاز کا موقع دینا چاہیے۔

غلطی کو سیکھنے کا موقع بنائیں

استاد ایک سوال دے۔ طلبہ پہلے ایک منٹ خود سوچیں، پھر ساتھی سے گفتگو کریں اور آخر میں چند طلبہ پوری کلاس کے سامنے اپنی رائے بیان کریں۔ غلط جواب پر طنز یا سرزنش کے بجائے طالب علم کو دوبارہ کوشش کا موقع دیں۔ اور اسے پیار بھری گفتگو سے سمجھانے کی کوشش کریں۔

''اچھی کوشش ہے، آیئے دیکھتے ہیں کہ کہاں بہتری کی گنجائش ہے۔'' اور کہاں کہاں کمزوریاں رہ گئی ہیں، جن کو دور کرنا ضروری ہے۔ ایسا ماحول طلبہ کو سوال پوچھنے اور غلطی سے سیکھنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ انہیں سوچنے، سمجھنے اور غور و فکر کی عادت ڈالتا ہے۔

حوصلہ افزائی کے چند تخلیقی طریقے

آج کی کامیابی کا گوشہ

کلاس میں ایک چارٹ بنایا جاسکتا ہے جس پر طلبہ کی مثبت پیش رفت لکھی جائے، مثلاً:

- علی نے پہلی مرتبہ پوری نظم پڑھی۔ عائشہ نے پانچ نئے الفاظ یاد کیے۔ احمد نے آج کچھ نیا کر دکھایا
- حمزہ نے صاف ستھری کاپی مکمل کی۔ مریم نے اپنے ساتھیوں کی مدد کی۔ فیضان نے آج اپنی اشیاء کو مثالی بنایا

اس میں صرف تعلیمی کامیابی نہیں بلکہ تعاون، نظم وضبط اور محنت کو بھی شامل کیا جائے۔

''میری پیش رفت'' چارٹ

طلبہ کا ایک دوسرے سے موازنہ کرنے کے بجائے ان کی اپنی گزشتہ کارکردگی سے موازنہ کیا جائے۔ مثلاً:

پہلا ہفتہ: 5 درست سوالات دوسرا ہفتہ: 7 درست سوالات تیسرا ہفتہ: 9 درست سوالات

اس طرح طالب علم اپنی ترقی دیکھ کر مزید بہتر ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

حوصلہ افزائی کے مختصر جملے



استاد وقتاً فوقتاً یہ جملے استعمال کر سکتا ہے:

- ''تم بہتری کی طرف بڑھ رہے ہو۔''
- "تمہاری محنت قابل تعریف ہے"
- "غلطی سے مت گھبراؤ، کوشش جاری رکھو"
- "آج تم نے کل سے بہتر کارکردگی دکھائی"

کن باتوں سے حوصلہ شکنی ہوتی ہے؟

استاد کو طلبہ کا دوسرے بچوں سے موازنہ کرنے، طنزیہ جملے کہنے اور صرف ذہین طلبہ کی تعریف کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

استاد کے لیے سنہری اصول

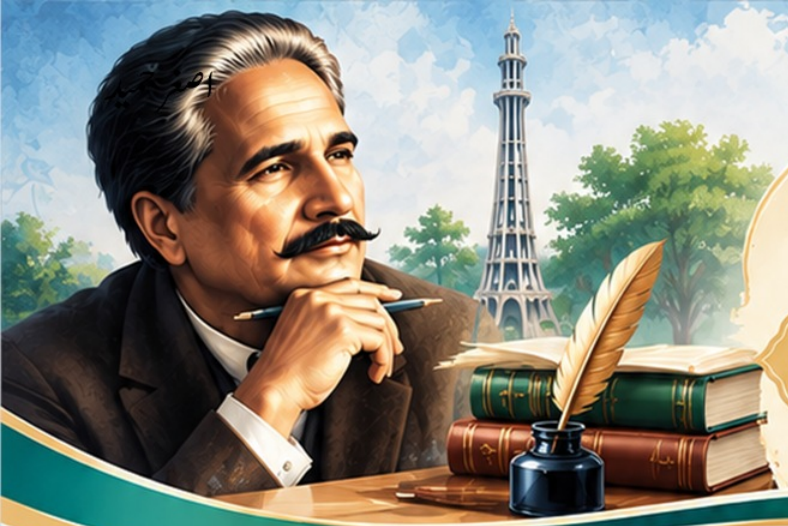
- ہر بچے میں کوئی نہ کوئی خوبی تلاش کریں۔
- کوشش کی تعریف کریں، صرف نمبر کی نہیں۔
- غلطی کو سیکھنے کا موقع سمجھیں۔
- موازنے کے بجائے طالب علم کی اپنی پیش رفت دیکھیں۔
- تعریف میں سچائی اور اعتدال اختیار کریں۔
- خود عملی نمونہ بن کر دکھائیں۔ جو کہتے ہیں اسے کر کے دکھائیں۔
- سوال پوچھنے کی حوصلہ افزائی کریں، خاموشی کو کمزوری نہ سمجھیں۔
- چھوٹی کامیابیوں کو بھی اہمیت دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔
- بچے کو اپنی صلاحیت پر اعتماد کرنے کا موقع دیں۔
- ناکامی پر تنقید کے بجائے دوبارہ کوشش کی ترغیب دیں۔
- بچے کی بات توجہ سے سنیں اور اس کے جذبات کا احترام کریں۔ اس کے خیالات کو پڑھنے کی کوشش کریں۔

اختتامی کلمات/حرف آخر

طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے ہمیشہ بڑے انعامات یا وسائل کی ضرورت نہیں۔ کبھی استاد کی مسکراہٹ، کبھی "شاباش" اور کبھی یہ کہنا کہ "مجھے تم پر اعتماد ہے" طالب علم کے لیے بڑی طاقت بن جاتا ہے۔ استاد کے مثبت الفاظ کسی طالب علم کے اندر چھپی صلاحیت کو بیدار کر سکتے ہیں۔ حوصلہ افزائی کا اصل مقصد طلبہ کو وقتی خوشی دینا نہیں بلکہ ان کے اندر خود اعتمادی، محنت، مستقل مزاجی اور سیکھنے کی خواہش پیدا کرنا ہے۔ ایک اچھا استاد علم دیتا ہے، جبکہ ایک مؤثر استاد طالب علم کو یہ یقین بھی دیتا ہے کہ وہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ استاد کی طرف سے کی جانے والی بروقت حوصلہ افزائی طالب علم کو مشکل حالات میں بھی کوشش جاری رکھنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ جب استاد طالب علم کی معمولی سی پیش رفت کو بھی محسوس کرتا ہے تو بچے کو اپنی محنت کی قدر محسوس ہوتی ہے۔ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے طالب علم کے نتیجے کے ساتھ اس کی کوشش اور بہتری کو بھی اہمیت دینی چاہیے۔

ایک اچھا لفظ کبھی کبھی اس بچے کے لیے نئی امید بن جاتا ہے جو اپنی صلاحیتوں کے بارے میں خود بھی پُراعتماد نہیں ہوتا۔ استاد کا اعتماد اور توجہ طالب علم کو نہ صرف بہتر کارکردگی کے لیے آمادہ کرتے ہیں بلکہ اسے دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنا بھی سکھاتے ہیں۔ یہی بچے مستقبل میں آپ کی جگہ لیں گے۔ وہ جہاں، جس میدان میں بھی گئے آپ کے انداز تربیت کو ساتھ لے کر جائیں گے۔ اور وہی کچھ کریں گے جو آپ نے ان کو سکھایا ہے۔ اس لیے آپ بجا طور پر اس جملے کے مستحق ہیں "معمار جہاں تو ہے"

مالک خان سیال



اقبال کی شاعری سے استاد کے لیے دس اسباق

تعلیم سے
تعمیر انسان
تعمیر ملت

علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری محض جذبات کی ترجمانی نہیں بلکہ انسان سازی، کردار سازی، خودی، عمل، امید اور بلند حوصلگی کا پیغام بھی ہے۔ استاد اگر اقبال کی فکر کو اپنی تدریس کا حصہ بنالے تو وہ صرف نصاب پڑھانے والا نہیں رہتا بلکہ ایک ایسی نسل تیار کرتا ہے جو سوچتی ہے، سوال کرتی ہے، خود پر یقین رکھتی ہے اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتی ہے۔

ذیل میں اقبال کی شاعری سے استاد کے لیے دس اہم اسباق پیش کیے جارہے ہیں۔

1۔ طالب علم میں خودی پیدا کریں

اقبال کی فکر کا مرکزی تصور **خودی** ہے، یعنی انسان اپنی صلاحیت، مقصد اور ذمہ داری کو پہچانے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے

استاد کو چاہیے کہ ہر بچے کو یہ احساس دلائے کہ وہ باصلاحیت ہے اور بہتر بن سکتا ہے۔ مسلسل تنقید اور موازنہ خود اعتمادی کو کم کرتے ہیں، جبکہ حوصلہ افزائی اور اعتماد اسے مضبوط بناتے ہیں۔ استاد کیا کرے؟

- بچے کی چھوٹی کامیابی کو بھی سراہیں۔
- ہر طالب علم کو اظہار کا موقع دیں۔
- کسی بچے کو کمزور یا ناکام کا لیبل نہ دیں۔

2۔ بلند مقصد دیں

اقبال نوجوان کو بلند سوچ اور بڑے مقصد کی دعوت دیتے ہیں۔

ناستاد کا کام صرف امتحان کی تیاری نہیں بلکہ طالب علم کو یہ سمجھانا بھی ہے کہ علم کا مقصد معاشرے کے لیے فائدہ مند بننا ہے۔

بچے سے صرف یہ نہ پوچھیں : تم کیا بنو گے؟
بلکہ یہ بھی پوچھیں : تم جو بنو گے، اس سے دوسروں کو کیا فائدہ ہو گا؟

3۔ بچوں کو شاہین بنائیں

اقبال کا شاہین بلند پروازی، خود اعتمادی اور آزادیِ فکر کی علامت ہے۔

تو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

استاد کو طلبہ کو محض ہدایات ماننے کا عادی نہیں بنانا چاہیے بلکہ انہیں سوچنے، فیصلہ کرنے اور مسئلے حل کرنے کے قابل بنانا چاہیے۔

کلاس روم میں:

- بچوں کو خود جواب تلاش کرنے دیں۔
- مختلف حل پیش کرنے کی آزادی دیں۔
- تحقیق اور مشاہدے کی عادت ڈالیں۔

4۔ علم کو عمل سے جوڑیں

اقبال کے نزدیک علم کی اصل قدر عمل میں ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

جو کچھ پڑھایا جائے اسے زندگی سے جوڑا جائے۔ صفائی کے سبق کے بعد عملی صفائی، ماحولیات کے بعد شجرکاری اور اخلاقیات کے بعد کردار کی عملی مشق زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

بہترین تدریس وہ ہے جو علم کے ساتھ رویے میں بھی مثبت تبدیلی پیدا کرے۔

5۔ سوال کرنے کی عادت پیدا کریں

اقبال تقلید سے زیادہ غور و فکر اور جستجو کو اہمیت دیتے ہیں۔

ایک اچھا استاد ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جہاں بچہ بلا خوف سوال کر سکے۔ طلبہ سے پوچھیں:

- ❑ ایسا کیوں ہوتا ہے؟
- ❑ کیا اس کا کوئی دوسرا طریقہ ہے؟
- ❑ اگر حالات بدل جائیں تو نتیجہ کیا ہوگا؟
- ❑ ہم اسے کیسے ثابت کر سکتے ہیں؟

سوال کرنے والا بچہ محض یاد نہیں کرتا بلکہ سمجھتا بھی ہے۔

6۔مایوسی کے بجائے امید دیں

اقبال کی شاعری امید، حرکت اور جدوجہد کا پیغام دیتی ہے۔

ایک طالب علم کسی مضمون میں کمزور ہو سکتا ہے، مگر استاد کا ایک جملہ اس کی سوچ بدل سکتا ہے۔

"تم سے نہیں ہوگا "کی جگہ کہیں:

"ابھی نہیں ہوا، دوبارہ کوشش کرتے ہیں۔"

استاد بچوں کو یہ یقین دے کہ محنت، مشق اور رہنمائی سے بہتری ہمیشہ ممکن ہے۔

7۔کردار کو نمبروں سے بلند رکھیں

اقبال کے ہاں اصل انسان وہ ہے جس کا کردار مضبوط ہو۔

تعلیم صرف اچھے نمبر حاصل کرنے کا نام نہیں۔استاد کو بچوں میں:

- سچائی،
- ذمہ داری،
- دیانت،
- تعاون،
- احترام،
- وعدے کی پابندی

جیسی خوبیاں بھی پیدا کرنی چاہییں۔

یہ سب سے مؤثر طریقے سے استاد کے اپنے کردار سے منتقل ہوتی ہیں۔استاد خود وقت کا پابند، منصف، شفیق اور بااخلاق ہو تو اس کی شخصیت ایک خاموش سبق بن جاتی ہے۔

8۔استاد خود بھی طالب علم رہے

اقبال جمود کے بجائے مسلسل آگے بڑھنے کی دعوت دیتے ہیں۔آج کے استاد کو بھی سیکھنے کا عمل جاری رکھنا چاہیے۔ وہ:

- جدید تدریسی طریقوں سے واقف ہو،
- نئی تعلیمی ٹیکنالوجی سیکھے،
- مصنوعی ذہانت کے مفید استعمال کو سمجھے،
- بچوں کی نفسیات کا مطالعہ کرے،
- اپنے مضمون میں تازہ معلومات حاصل کرتا رہے۔

وہی استاد آگے لے جا سکتا ہے جو خود آگے بڑھتا رہے۔

9۔ ہر بچے میں امکان دیکھیں

ہر طالب علم ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کچھ جلد سیکھتے ہیں، کچھ دیر سے، کچھ تخلیقی ہوتے ہیں اور کچھ عملی کام میں بہتر ہوتے ہیں۔

اچھا استاد صرف ذہین طلبہ پر توجہ نہیں دیتا بلکہ اس بچے تک بھی پہنچتا ہے جو خود پر یقین کھونے لگا ہو۔ بعض اوقات صرف یہ کہنا کافی ہوتا ہے:

"مجھے یقین ہے، تم بہتر کر سکتے ہو۔"

استاد کا یہی اعتماد کسی بچے کی زندگی کا نقطۂ آغاز بن سکتا ہے۔

10۔ تعلیم کو معاشرتی خدمت سے جوڑیں

اقبال انسان کو صرف اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتے۔ علم کا مقصد معاشرے کی بھلائی بھی ہے۔

استاد بچوں کو سکھائے کہ تعلیم یافتہ انسان:

- دوسروں کے حقوق کا احترام کرتا ہے،
- کمزور کی مدد کرتا ہے،
- اپنے ماحول کا خیال رکھتا ہے،
- دیانت داری سے کام کرتا ہے،
- اپنی صلاحیتیں معاشرے کی بہتری کے لیے استعمال کرتا ہے۔

یوں کلاس روم سے نکلنے والا طالب علم صرف کامیاب فرد نہیں بلکہ ذمہ دار شہری بھی بنتا ہے۔

استاد کے لیے اقبال کا اصل پیغام

اقبال کی فکر استاد کو یہ یاد دلاتی ہے کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا بچہ صرف آج کا طالب علم نہیں بلکہ کل کا شہری، رہنما، سائنس دان، منتظم، والدین یا استاد بھی ہے۔ اس لیے استاد کا ہر لفظ اور ہر رویہ مستقبل پر اثر ڈالتا ہے۔

اقبال کی روشنی میں حقیقی تعلیم وہ ہے جو:

- خودی جگائے،
- حوصلہ بڑھائے،
- سوال پیدا کرے،
- عمل کی طرف لے جائے،
- کردار سنوارے،
- اور انسان کو معاشرے کے لیے مفید بنائے۔

ایک عظیم استاد بچے کو صرف دنیا کے بارے میں نہیں بتاتا، بلکہ اسے یہ یقین بھی دلاتا ہے کہ وہ اس دنیا کو بہتر بنا سکتا ہے۔

یاسر نواز



بچوں کو محفوظ انٹرنیٹ استعمال کیسے سکھائیں؟

انٹرنیٹ بچوں کی تعلیم، معلومات، تخلیقی صلاحیتوں اور تفریح کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ تاہم، مناسب رہنمائی کے بغیر بچے نامناسب مواد، سائبر بُلنگ، آن لائن دھوکہ دہی اور دیگر خطرات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ اس لیے بچوں کو انٹرنیٹ سے دور رکھنے کے بجائے اس کا محفوظ اور ذمہ دارانہ استعمال سکھانا ضروری ہے۔



- انٹرنیٹ کے فوائد اور ممکنہ خطرات سے آگاہ کریں۔
- صرف عمر کے مطابق ویب سائٹس اور ایپس استعمال کروائیں۔
- نامناسب مواد کی پہچان کرنا سکھائیں۔
- انٹرنیٹ کے استعمال کے لیے واضح اصول بنائیں۔
- بچوں کے لیے روزانہ کا اسکرین ٹائم مقرر کریں۔
- پڑھائی، تفریح اور جسمانی سرگرمیوں میں توازن رکھیں۔
- محفوظ اور غیر محفوظ ویب سائٹس میں فرق سمجھائیں۔
- کسی پریشانی کی صورت میں فوراً بڑوں کو بتانے کی ترغیب دیں۔

ذاتی معلومات اور پرائیویسی کی حفاظت

آج کے ڈیجیٹل دور میں بچوں کو ذاتی معلومات کے تحفظ کا شعور دینا نہایت ضروری ہے۔ انہیں سمجھائیں کہ نام، تصاویر، گھر یا اسکول کا پتا، فون نمبر، لوکیشن اور پاس ورڈ جیسی معلومات ان کی ڈیجیٹل شناخت کا اہم حصہ ہیں۔ انٹرنیٹ پر ایک بار شیئر کی گئی معلومات ہمیشہ مکمل طور پر ہمارے اختیار میں نہیں رہتیں اور غلط افراد تک بھی پہنچ سکتی ہیں۔ اس لیے بچوں میں یہ عادت پیدا کریں کہ وہ کوئی بھی ذاتی معلومات، تصویر یا ویڈیو شیئر کرنے سے پہلے سوچیں اور ضرورت پڑنے پر والدین یا کسی قابلِ اعتماد بڑے سے رہنمائی حاصل کریں۔ اس طرح وہ زیادہ محفوظ، ذمہ دار اور باشعور انداز میں ڈیجیٹل دنیا سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔



- اپنا پورا نام، گھر کا پتا اور فون نمبر شیئر نہ کریں۔
- اسکول کا نام، کلاس اور روزانہ کا معمول ظاہر نہ کریں۔
- اپنی تصاویر یا ویڈیوز اجنبی افراد کو نہ بھیجیں۔
- ہر اکاؤنٹ کے لیے مضبوط اور منفرد پاس ورڈ رکھیں۔
- پاس ورڈ والدین کے علاوہ کسی کو نہ بتائیں۔
- سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو پرائیویٹ رکھیں۔
- لوکیشن شیئرنگ اور غیر ضروری اجازتیں بند رکھیں۔
- نامعلوم لنکس، اشتہارات اور فائلوں پر کلک نہ کریں۔
- مشترکہ ڈیوائس استعمال کرنے کے بعد اکاؤنٹ سے لاگ آؤٹ کریں۔

پرائیویسی: ہر بچے کا ڈیجیٹل حق

ذاتی معلومات کا تحفظ بچوں کو آن لائن دھوکہ دہی، شناخت کے غلط استعمال، غیر ضروری رابطوں اور دیگر ڈیجیٹل خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔ تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ طلبہ کو صرف حفاظتی ہدایات دینے کے بجائے مضبوط اور منفرد پاس ورڈ بنانے، پرائیویسی سیٹنگز درست رکھنے، مشکوک لنکس اور پیغامات کی پہچان کرنے اور ذاتی معلومات سوچ سمجھ کر شیئر کرنے کی عملی تربیت بھی دیں۔ اس سلسلے میں پرنسپل، اساتذہ اور والدین کا باہمی تعاون اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ مل کر بچوں کی عمر اور ضروریات کے مطابق واضح اصول مرتب کر سکتے ہیں اور انہیں محفوظ انٹرنیٹ استعمال کرنے کی مسلسل رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ ایسی تربیت بچوں میں ذمہ داری، احتیاط اور بہتر فیصلہ سازی کی صلاحیت پیدا کرتی ہے اور انہیں محفوظ اور باشعور ڈیجیٹل شہری بننے میں مدد دیتی ہے۔

اجنبی افراد، سائبر بُلنگ اور آن لائن رویہ

آن لائن دنیا میں ہر شخص اپنی اصل شناخت کے ساتھ موجود نہیں ہوتا۔ بعض افراد جعلی نام یا تصویر استعمال کرکے بچوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچوں کو اجنبی افراد سے محتاط رہنے کے ساتھ اچھا اور ذمہ دارانہ آن لائن رویہ بھی سکھانا چاہیے۔



- نامعلوم افراد کی فرینڈ یا فالو ریکویسٹ قبول نہ کریں۔
- آن لائن ملنے والے شخص سے اکیلے ملاقات نہ کریں۔
- کسی اجنبی کے ساتھ ذاتی گفتگو یا معلومات شیئر نہ کریں۔
- نامناسب پیغام کا جواب دینے کے بجائے اسے بلاک کریں۔
- دھمکی، ہراسانی یا سائبر بُلنگ کو فوراً رپورٹ کریں۔
- پریشان کن گفتگو کے اسکرین شاٹس بطور ثبوت محفوظ کریں۔
- خود بھی کسی کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ تکلیف دہ تبصرہ کریں۔
- دوسروں کی تصاویر اجازت کے بغیر شیئر نہ کریں۔
- کسی بھی پریشانی کو چھپانے کے بجائے والدین یا استاد کو بتائیں۔

احترام اور اعتماد پر مبنی آن لائن ماحول

بچوں کو یہ شعور دینا ضروری ہے کہ آن لائن ہراسانی، دھمکی یا سائبر بُلنگ کو خاموشی سے برداشت کرنا مسئلے کا حل نہیں۔ انہیں اعتماد دیا جائے کہ کسی بھی پریشان کن پیغام، تبصرے یا رویّے کی صورت میں فوراً والدین، استاد یا کسی قابلِ اعتماد بڑے سے بات کریں۔ اساتذہ اور تعلیمی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ ایسا محفوظ اور دوستانہ ماحول قائم کریں جہاں بچے بلاخوف اپنی پریشانی بیان کر سکیں۔ باہمی احترام، ذمہ دارانہ آن لائن رویّے اور بروقت رپورٹنگ کی حوصلہ افزائی سے ایک محفوظ، مثبت اور باوقار ڈیجیٹل کلچر فروغ دیا جا سکتا ہے۔

- نامناسب یا دھمکی آمیز پیغام کا جواب دینے کے بجائے بلاک اور رپورٹ کریں۔
- پریشان کن پیغامات یا گفتگو کے اسکرین شاٹس بطور ثبوت محفوظ رکھیں۔
- سائبر بُلنگ یا ہراسانی کی صورت میں والدین یا استاد کو فوراً آگاہ کریں۔

والدین اور اساتذہ کی نگرانی و رہنمائی

محفوظ انٹرنیٹ کے استعمال میں والدین اور اساتذہ کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ سخت نگرانی کے بجائے بچوں کے ساتھ اعتماد اور دوستانہ گفتگو کا ماحول قائم کرنا چاہیے، تاکہ وہ کسی بھی مشکل یا خطرے کے بارے میں بلا جھجک بات کر سکیں۔

- بچوں کے ساتھ بیٹھ کر انٹرنیٹ کے اصول طے کریں۔
- عمر کے مطابق ایپس، گیمز اور ویب سائٹس منتخب کریں۔
- پیرنٹل کنٹرول اور Safe Search فعال کریں۔
- بچوں کی آن لائن سرگرمیوں پر مناسب نظر رکھیں۔
- انٹرنیٹ استعمال کے لیے مخصوص وقت اور جگہ مقرر کریں۔
- رات کے وقت موبائل یا ٹیبلیٹ بچوں کے کمرے میں نہ رکھیں۔
- بچوں سے ان کے پسندیدہ آن لائن مواد کے بارے میں بات کریں۔
- غلطی پر سخت ردعمل کے بجائے سمجھائیں اور رہنمائی کریں۔
- خود بھی محفوظ اور متوازن انٹرنیٹ استعمال کر کے مثال قائم کریں۔

ذمہ دار ڈیجیٹل شہری بنائیں

بچوں کو صرف انٹرنیٹ کے خطرات سے بچانا کافی نہیں بلکہ انہیں ایک ذمہ دار ڈیجیٹل شہری بنانا بھی ضروری ہے۔ انہیں سکھایا جائے کہ آن لائن کیے گئے فیصلوں اور شیئر کیے گئے مواد کے اثرات دیرپا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ہر آن لائن سرگرمی میں سوچ، احترام اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

- کوئی بھی پوسٹ شیئر کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچیں۔
- خبر یا معلومات کی تصدیق معتبر ذرائع سے کریں۔
- افواہوں اور جھوٹی معلومات کو آگے نہ پھیلائیں۔
- کاپی رائٹ والے مواد کو اجازت کے بغیر استعمال نہ کریں۔
- نامناسب مواد کو بلاک اور رپورٹ کرنا سیکھیں۔
- انٹرنیٹ کو تعلیم، تحقیق اور مثبت سرگرمیوں کے لیے استعمال کریں۔
- ہمیشہ یہ اصول یاد رکھیں: ”رکیں، سوچیں، پھر کلک کریں۔“



اصغر حمید

حیا خیر لاتی ہے

طلبہ کی شخصیت سازی میں استاد کا کردار



حیا اسلام کی بنیادی اخلاقی اقدار میں سے ایک ہے۔ یہ صرف لباس یا ظاہری وضع قطع تک محدود نہیں بلکہ انسان کی نگاہ، گفتگو، سوچ، رویّے اور تعلقات میں پاکیزگی اور وقار پیدا کرتی ہے۔ حیا انسان کے اندر یہ احساس بیدار کرتی ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ یہی احساس اسے غلط کام، نامناسب گفتگو، دوسروں کی تضحیک اور اخلاقی حدود کی خلاف ورزی سے روکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"حیا خیر ہی لاتی ہے۔"

اس فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ حقیقی حیا انسان کی شخصیت کو کمزور نہیں بلکہ مضبوط بناتی ہے۔ حیا کا مطلب جھجک، خوف یا کم اعتمادی نہیں۔ باحیا انسان اپنی بات واضح طور پر کہتا ہے، مگر شائستگی اور احترام کے ساتھ۔ وہ سوال بھی کرتا ہے، اپنی رائے بھی دیتا ہے اور حق بات پر قائم بھی رہتا ہے، لیکن اس کا انداز مہذب اور باوقار ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید مومن مردوں اور عورتوں دونوں کو نگاہوں کی حفاظت اور پاک دامنی اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا کسی ایک جنس کے لیے نہیں بلکہ ہر مسلمان کے کردار کا لازمی حصہ ہے۔

ایک باحیا طالب علم جھوٹ، دھوکے، نقل اور بدتمیزی سے بچتا ہے۔ وہ دوسروں کا مذاق نہیں اڑاتا، اجازت کے بغیر کسی کی چیز استعمال نہیں کرتا اور اپنے اساتذہ اور ساتھیوں کا احترام کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اچھا کردار صرف لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ تنہائی میں بھی درست طرزِ عمل اختیار کرنے کا نام ہے۔

سکول بچوں کی علمی تربیت کے ساتھ ان کی اخلاقی اور شخصی تربیت کا بھی اہم مرکز ہے۔ یہاں استاد کی ذمہ داری صرف نصاب پڑھانا نہیں بلکہ طلبہ میں ایسی اقدار پیدا کرنا بھی ہے جو انہیں اچھا انسان اور ذمہ دار شہری بنائیں۔ حیا بھی انہی بنیادی اقدار میں شامل ہے۔

استاد اس تربیت کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے کیونکہ بچے نصیحت سے زیادہ اپنے استاد کے عمل سے سیکھتے ہیں۔ استاد کا لباس، گفتگو، نگاہ، مزاح، غصہ، تعریف، تنقید اور طلبہ کے ساتھ رویّہ سب بچوں کے لیے عملی سبق ہوتے ہیں۔

استاد خود حیا کا عملی نمونہ بنے

حیا اسلام کی بنیادی اخلاقی اقدار میں سے ایک ہے۔ یہ صرف لباس یا ظاہری وضع قطع تک محدود نہیں بلکہ انسان کی نگاہ، گفتگو، سوچ، رویّے اور تعلقات میں پاکیزگی اور وقار پیدا کرتی ہے۔ حیا انسان کے اندر یہ احساس بیدار کرتی ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ یہی احساس اسے غلط کام، نامناسب گفتگو، دوسروں کی تضحیک اور اخلاقی حدود کی خلاف ورزی سے روکتا ہے۔ طلبہ میں حیا پیدا کرنے کا پہلا قدم یہ ہے کہ استاد خود باوقار، شائستہ اور مہذب شخصیت کا نمونہ ہو۔ اگر استاد بچوں کو نرم گفتگو کی نصیحت کرے مگر خود سخت اور توہین آمیز لہجہ اختیار کرے تو اس کی بات اثر نہیں کرے گی۔ اسی طرح اگر استاد احترام کا درس دے مگر بچوں کی کمزوریوں کا مذاق اڑائے تو طلبہ احترام نہیں سیکھ سکیں گے۔ جب استاد اپنے کردار سے حیا، دیانت اور احترام کا مظاہرہ کرتا ہے تو بچے غیر محسوس طور پر انہی اقدار کو اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

استاد کو اپنی روزمرہ عادات کا جائزہ لینا چاہیے:

- کیا میری گفتگو میں نرمی اور شائستگی ہے؟
- کیا میں کسی بچے کو سب کے سامنے شرمندہ تو نہیں کرتا؟
- کیا میرے مزاح میں کسی کی تضحیک تو شامل نہیں؟
- کیا میں بچوں کی عزتِ نفس اور ذاتی حدود کا احترام کرتا ہوں؟
- کیا میرا لباس اور انداز ایک استاد کے شایانِ شان ہے؟



حیا کو مثبت انداز میں سمجھائیں

بچوں کو حیا صرف ممانعتوں اور پابندیوں کے ذریعے نہ سکھائی جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ حیا انسان کو عزت، تحفظ، اعتماد اور وقار عطا کرتی ہے۔ حیا کا مقصد بچے کو خاموش یا خوف زدہ کرنا نہیں بلکہ اسے ذمہ دار اور باشعور بنانا ہے۔ استاد کلاس میں ایسے سوالات پوچھ سکتا ہے:

- باوقار گفتگو کیسی ہوتی ہے؟
- کسی کی ذاتی بات آگے پھیلانا کیوں غلط ہے؟
- تنہائی میں درست کام کرنا کیوں ضروری ہے؟
- دوسروں کی عزت اور ذاتی حدود کی حفاظت کیسے کی جا سکتی ہے؟
- ان سوالات سے بچے سوچتے ہیں اور حیا کو اپنی عملی زندگی سے جوڑتے ہیں۔

زبان کی حیاء

زبان انسان کی شخصیت کی عکاس ہوتی ہے۔ طلبہ کو سکھایا جائے کہ گالی دینا، طنز کرنا، کسی کے جسم، رنگ، لباس یا کمزوری کا مذاق اڑانا حیا کے خلاف ہے۔ اسی طرح افواہ پھیلانا، کسی کی ذاتی بات دوسروں کو بتانا اور نامناسب القابات استعمال کرنا بھی غیر اخلاقی رویّے ہیں۔

کلاس روم کے چند سادہ اصول بنائے جا سکتے ہیں:

- ہم کسی کی تضحیک نہیں کریں گے۔
- ہم کسی کی ذاتی بات بلا اجازت بیان نہیں کریں گے۔
- ہم اختلاف کریں گے مگر بدتمیزی نہیں کریں گے۔
- ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جس سے دوسرے کی عزتِ نفس مجروح ہو۔
- ہم سچ بولیں گے مگر نرمی کے ساتھ۔
- ہم پیٹھ پیچھے یا سامنے کسی کی برائی نہیں کریں گے۔

نگاہ، لباس اور رویّے کی تربیت

- طلبہ کو عمر کے مطابق سمجھایا جائے کہ حیا میں نگاہ کی حفاظت بھی شامل ہے۔ دوسروں کو گھورنا، نامناسب انداز میں دیکھنا، کسی کی تصویر یا ویڈیو بلا اجازت بنانا اور ذاتی حدود میں مداخلت کرنا درست نہیں۔
- اسی طرح سکول یونیفارم کو صرف نظم و ضبط نہیں بلکہ صفائی، سادگی اور وقار کی تربیت سمجھا جائے۔ بچوں کو شرمندہ کرنے کے بجائے انہیں مثبت انداز میں بتایا جائے کہ صاف ستھرا، مناسب اور مکمل لباس ذمہ دار شخصیت کی علامت ہے۔
- استاد کو اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بھی واضح کرنا چاہیے کہ انسان کی اصل عزت اس کے لباس سے زیادہ اس کے کردار میں ہے۔ لباس میں سادگی اور پاکیزگی ہونی چاہیے، لیکن کسی کے لباس یا معاشی حیثیت کا مذاق اڑانا بھی حیا کے خلاف ہے۔

لڑکوں، لڑکیوں میں احترام باہمی

حیا کی تعلیم کا مقصد لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان خوف یا نفرت پیدا کرنا نہیں بلکہ احترام، ذمہ داری اور محفوظ حدود کا شعور دینا ہے۔ دونوں کو سکھایا جائے کہ ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو، تعاون اور تعلیمی سرگرمیوں میں شائستگی اور وقار قائم رکھیں۔

غلط رویّے کی ذمہ داری کسی ایک جنس پر نہ ڈالی جائے۔ نگاہ، زبان، لباس، احترام اور ذاتی حدود کی حفاظت سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے

بچوں کی ذاتی حدود

بچوں کو عمر کے مطابق یہ شعور دینا ضروری ہے کہ ان کا جسم اور ان کی ذاتی جگہ قابلِ احترام ہے۔ انہیں اجازت لینے، دوسروں کی چیز استعمال نہ کرنے اور کسی ناخوش گوار صورتِ حال میں قابلِ اعتماد بڑے فرد سے بات کرنے کی تربیت دی جائے۔

ڈیجیٹل دور میں حیا



موجودہ دور میں حیا کی تعلیم موبائل اور انٹرنیٹ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ طلبہ کو یہ اصول سمجھائے جائیں:

- کسی کی تصویر یا ویڈیو اجازت کے بغیر شیئر نہ کریں۔
- نامناسب مواد سے فوراً دور ہو جائیں۔
- آن لائن کسی کا مذاق یا تضحیک نہ کریں۔
- اجنبی افراد کو اپنی ذاتی معلومات نہ دیں۔
- غیر ضروری نجی گفتگو سے بچیں۔
- ایسی کوئی پوسٹ نہ کریں جسے والدین یا استاد کے سامنے دکھاتے ہوئے شرمندگی محسوس ہو۔
- نامناسب پیغام یا تصویر موصول ہو تو کسی قابلِ اعتماد بڑے کو ضرور بتائیں۔

حیا اور اعتماد کا توازن

حیا کا مطلب یہ نہیں کہ بچہ سوال نہ کرے، اپنی رائے نہ دے یا زیادتی پر خاموش رہے۔ استاد کو بچوں میں ایسا اعتماد پیدا کرنا چاہیے کہ وہ ادب کے ساتھ سوال کریں، غلط بات پر مؤدبانہ اعتراض کریں اور خطرے کی صورت میں فوراً مدد طلب کریں۔

ایک باحیا بچہ کمزور یا خاموش نہیں ہوتا۔ وہ باشعور، باوقار، ذمہ دار اور اخلاقی طور پر مضبوط ہوتا ہے

حیا ایمان کا حصہ ہے

حیا انسان کے ظاہر اور باطن دونوں کو سنوارتی ہے۔ یہ نگاہ میں پاکیزگی، زبان میں شائستگی، لباس میں وقار، تعلقات میں احترام اور تنہائی میں ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔

استاد اپنے کردار، نرم گفتگو، منصفانہ رویّے اور عملی تربیت کے ذریعے حیا کو بچوں کی شخصیت کا حصہ بنا سکتا ہے۔ جب حیا خوف اور تضحیک کے بجائے محبت، حکمت اور عملی نمونے کے ساتھ سکھائی جائے تو یہ طلبہ کے لیے بوجھ نہیں رہتی بلکہ ان کے کردار کا حسن بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خود بھی حیا اختیار کرنے اور نئی نسل کو پاکیزگی، وقار اور حسنِ کردار سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ارسلان شاکر



کوشش تو مگر اہل قلم کرتے رہیں گے

غزالی پریمیئر سکول، فاطمہ جناح ٹاؤن، ملتان

ملتان برصغیر کے قدیم تاریخی شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ شہر صدیوں سے علم و ثقافت، تہذیب و تمدن اور روحانی فیوض و برکات کا مرکز رہا ہے۔ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ، حضرت شاہ رکنِ عالمؒ اور حضرت شاہ شمس سبزواریؒ جیسی عظیم روحانی شخصیات نے اس شہر کی شناخت کو مزید نمایاں کیا۔ شہرِ اولیا کہلانے والا ملتان آج بھی اپنی تاریخی عظمت، ثقافتی روایات اور علمی و سماجی سرگرمیوں کے باعث جنوبی پنجاب میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ ایسے شہر میں معیاری تعلیم کے ساتھ بچوں کی اخلاقی تربیت اور شخصیت سازی کا اہتمام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ غزالی پریمیئر سکول ملتان اسی مقصد کے تحت اپنی تعلیمی و تربیتی خدمات انجام دے رہا ہے اور مختصر عرصے میں غزالی کے نمایاں سکولوں میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوا ہے۔



سکول کے سفر میں ابتدائی مرحلہ کئی چیلنجز سے عبارت تھا۔ مارچ 2024ء میں جب ادارے کی ذمہ داریاں سنبھالی گئیں تو یہ تعلیمی نظام علاقے کے لیے نسبتاً نیا تھا، جبکہ سکول آبادی کے مرکزی حصے سے کچھ فاصلے پر واقع ہونے کے باعث والدین تک رسائی اور ان کا اعتماد حاصل کرنا ایک اہم مرحلہ تھا۔ ابتدا میں بعض والدین فیس کے حوالے سے تحفظات رکھتے تھے۔ ان کی توقع تھی کہ تقریباً ایک ہزار سے بارہ سو روپے ماہانہ فیس میں بچوں کو تعلیم فراہم کی جائے، تاہم سکول کا مقصد محض تعلیم دینا نہیں بلکہ معیاری تدریس کے ساتھ بچوں کی تربیت اور شخصیت سازی کو یقینی بنانا تھا۔ چنانچہ والدین کے ساتھ ملاقاتوں کا اہتمام کیا گیا، انہیں نصاب اور تدریسی طریقۂ کار سے آگاہ کیا گیا اور یہ اعتماد دلایا گیا کہ بچوں کو تعلیم کے ساتھ تربیت کا مؤثر ماحول بھی فراہم کیا جائے گا۔

والدین کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے مختلف عملی اقدامات کیے گئے۔ والدین واساتذہ کی ملاقاتوں (PTMs) اور انفرادی رہنمائی کے ذریعے بچوں کی تعلیمی پیش رفت سے متعلق آگاہی دی گئی۔ اہلِ علاقہ تک سکول کا پیغام پہنچانے کے لیے گھر گھر تشہیری پمفلٹس تقسیم کیے گئے اور والدین کو سکول کے تعلیمی ماحول اور سہولیات کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان مسلسل کوششوں کے نتیجے میں والدین کے تحفظات بتدریج کم ہوئے۔ پہلی ٹرم کے نتائج نے ان کے اعتماد کو تقویت دی، جبکہ بچوں کی جانب سے گھر جا کر سکول میں ہونے والی سرگرمیوں اور سیکھنے کے تجربات کا ذکر کرنے سے والدین کے اطمینان میں مزید اضافہ ہوا۔

سکول کی ترقی میں اساتذہ کی محنت اور باہمی تعاون نے بنیادی کردار ادا کیا۔ ابتدائی چھ ماہ کے دوران صرف تین اساتذہ خدمات انجام دے رہے تھے، بعد ازاں مزید دو اساتذہ کا تقرر کیا گیا۔ محدود افرادی قوت کے باوجود تدریسی عمل کو جاری رکھنے کے لیے اساتذہ نے ایک ہی کمرے میں مختلف جماعتوں کو پڑھانے کی ذمہ داری بھی نبھائی۔ بعض اوقات ایک استاد بیک وقت تین جماعتوں کو پڑھاتا تھا، لیکن اس صورتِ حال میں بھی بچوں کی تعلیم پر توجہ برقرار رکھی گئی۔ ابتدائی دور سے وابستہ اساتذہ نے مشکل حالات میں ادارے کا ساتھ دیا اور اپنی محنت، لگن اور ذمہ داری کے احساس سے سکول کی بنیاد مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔



غزالی پریمیئر سکول ملتان کی ایک نمایاں خصوصیت تدریس میں جدید اور سرگرمی پر مبنی طریقوں کو فروغ دینا ہے۔ علاقے میں روایتی اور رٹّا سسٹم کے تحت تعلیم حاصل کرنے کا رجحان زیادہ تھا، اس لیے بچوں اور والدین کو نئے طریقۂ تدریس سے روشناس کرانا بھی ایک اہم مرحلہ تھا۔ سکول میں ابتدائی بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) پر توجہ دی گئی اور بچوں کو سرگرمیوں، تخلیقی تحریر، تقریری مشقوں، تحریری کام، منصوبہ جاتی سرگرمیوں، سائنس پراجیکٹس اور ڈرائنگ کے ذریعے سیکھنے کے مواقع فراہم کیے گئے۔ ان سرگرمیوں سے بچوں میں سیکھنے کا شوق پیدا ہوا، ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو جِلا ملی اور وہ اپنے خیالات کو بہتر انداز میں بیان کرنے کے قابل ہوئے۔

بچوں کی لسانی استعداد اور ابلاغی مہارتوں میں بہتری بھی سکول کی ترجیحات میں شامل رہی۔ مختلف سکولوں سے آنے والے بچوں کی تعلیمی بنیاد یکساں نہیں تھی، جبکہ علاقے کے متعدد گھرانوں میں سرائیکی زبان بولی جاتی ہے۔ ایسے بچوں کے لیے انگریزی زبان میں گفتگو، الفاظ کے درست استعمال اور سادہ جملے بنانے کی مشق پر خصوصی توجہ دی گئی۔ مسلسل رہنمائی اور عملی سرگرمیوں کے نتیجے میں بچوں کی بول چال اور تخلیقی تحریر میں بہتری سامنے آئی۔ اس طرح سکول نے محض نصابی تعلیم تک محدود رہنے کے بجائے بچوں کی خود اعتمادی، اظہارِ خیال اور عملی سیکھنے کی صلاحیتوں کو بھی پروان چڑھایا۔

ان مسلسل کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ غزالی پریمیئر سکول ملتان نے صفر سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہوئے 2026ء تک طلبہ کی تعداد 170 تک پہنچا دی۔ یہ پیش رفت محض تعداد میں اضافے کی عکاس نہیں بلکہ والدین کے اعتماد، اساتذہ کی محنت اور معیاری تعلیم کے لیے کی جانے والی کوششوں کا ثبوت بھی ہے۔

مستقبل کے حوالے سے غزالی پریمیئر سکول ملتان کا وژن محض طلبہ کی تعداد بڑھانے تک محدود نہیں، بلکہ ادارے کو مڈل سے میٹرک کی سطح تک ترقی دینا اور شہر کے بہترین سکولوں میں شامل کرنا اس کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لیے معیاری تعلیم کے ساتھ کردار سازی، اخلاقی تربیت اور بچوں میں ذمہ دار شہری بننے کا شعور اجاگر کرنے پر توجہ دی جائے گی۔ مزید برآں، طلبہ کو ایسی مہارتوں سے آراستہ کرنے کا عزم ہے جو انہیں میٹرک کے بعد عملی زندگی میں اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں مدد دے سکیں۔ سکول کی کوشش ہے کہ طلبہ جب کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر پہنچیں تو ان کی تعلیمی بنیاد مضبوط، کردار پختہ اور مستقبل کے تقاضوں سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت بہتر ہو۔



غزالی پریمیئر سکول ملتان کا سفر اس حقیقت کی ترجمانی کرتا ہے کہ مخلصانہ کوشش، اساتذہ کی محنت، مؤثر تدریسی حکمتِ عملی اور والدین کے اعتماد سے محدود وسائل اور ابتدائی مشکلات کے باوجود نمایاں پیش رفت ممکن ہے۔ مختصر عرصے میں حاصل ہونے والی کامیابیاں اس امر کی نشان دہی کرتی ہیں کہ ادارہ تعلیم کے ساتھ تربیت اور شخصیت سازی کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ یہی عزم مستقبل میں سکول کو مزید ترقی دینے اور علاقے کے بچوں کو بہتر تعلیمی و تربیتی مواقع فراہم کرنے کی بنیاد بن سکتا ہے۔

سکول کے ابتدائی سفر میں والدین کا اعتماد حاصل کرنا اور معیاری تعلیم کے ساتھ تربیت کی اہمیت اجاگر کرنا ہمارے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔ اساتذہ کی محنت، جدید تدریسی سرگرمیوں اور والدین سے مسلسل رابطے کے ذریعے ہم نے یہ اعتماد حاصل کیا۔ الحمدللہ، سکول کا آغاز صفر سے ہوا اور 2026ء تک طلبہ کی تعداد 170 تک پہنچ گئی، جو ہماری ٹیم کی مشترکہ کوششوں کا ثمر ہے۔
ہمارا عزم ہے کہ سکول کو میٹرک کی سطح تک ترقی دیں اور بچوں کو معیاری تعلیم کے ساتھ مضبوط کردار، خود اعتمادی اور عملی زندگی کی مہارتوں سے آراستہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے طلبہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے ساتھ معاشرے کے ذمہ دار اور مفید شہری بنیں۔


سعدیہ سلیمان، پرنسپل

ڈائریکٹر
غزالی سکولز جنوبی پنجاب
کا خصوصی پیغام



غزالی پریمیئر سکول ملتان کا قیام اپریل 2024ء میں ملتان کے معاونین کی دیرینہ خواہش اور مطالبے کی تکمیل کے لیے عمل میں لایا گیا۔ اگرچہ سکول کے قیام کے وقت علاقے میں آبادی نسبتاً کم تھی اور بیشتر آبادی کے معاشی حالات بھی بہتر نہ تھے، تاہم ایک جامع لائحۂ عمل، مؤثر قیادت اور سرپرستی کے نتیجے میں اس ادارے نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ مدارہ آج علاقے کے معیاری اور مثالی تعلیمی کیمپس کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور والدین کا بھرپور اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

سکول میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار تدریسی عملہ تعینات کیا گیا ہے، جس کی پیشہ ورانہ استعداد میں اضافے کے لیے ہر تین ماہ بعد تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہمارا مقصد محض طلبہ کو نصابی تعلیم فراہم کرنا نہیں، بلکہ ان کی علمی، اخلاقی اور شخصی نشوونما کو بھی یقینی بنانا ہے۔ اسی مقصد کے تحت نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

ابتدائی جماعتوں کے بچوں کے لیے ایک خوب صورت مونٹیسوری بلاک قائم کیا گیا ہے، جہاں ای سی ای کلاس کے طلبہ عملی سرگرمیوں کے ذریعے شوق اور دلچسپی سے سیکھنے کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ اسی طرح بڑی جماعتوں میں STEM تعلیم کے ذریعے سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی کے بنیادی تصورات کو تجربات اور ماڈلز کی تیاری کے ذریعے سمجھنے کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ الف لیلیٰ ڈیجیٹل لائبریری کے ذریعے بچوں میں مطالعے کا ذوق پیدا کرنے اور کتب بینی کی عادت کو فروغ دینے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔

طلبہ کی خود اعتمادی، تخلیقی صلاحیتوں اور اظہارِ خیال کی استعداد کو نکھارنے کے لیے ہفتہ وار بزمِ ادب اور اسمبلی پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ طلبہ و طالبات کو اسٹیج پر آنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہوئے عملی زندگی کے لیے بہتر طور پر تیار ہو سکیں۔

ہماری کوشش ہے کہ غزالی پریمیئر سکول ملتان جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ معیاری تعلیم و تربیت فراہم کرنے والا ایک مثالی ادارہ بنے۔ ہمارا عزم ہے کہ جنوبی پنجاب میں تعلیمی سہولیات کے فروغ، شرحِ خواندگی میں اضافے اور زیادہ سے زیادہ بچوں تک معیاری تعلیم کی رسائی کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔

ان شاءاللہ، غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے وژن کے مطابق یہ ادارہ مستقبل کے باصلاحیت، باکردار اور ذمہ دار افراد کی تیاری میں اپنا مؤثر کردار ادا کرتا رہے گا۔

محمد طارق جاوید

ڈائریکٹر غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن، جنوبی پنجاب

ارسلان شاکر

تقریب کے آداب

سکول کی تقریبات بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنے، اعتماد پیدا کرنے اور اجتماعی زندگی کے سلیقے سکھانے کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان تقریبات میں طلبہ نہ صرف اپنی تعلیمی و تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ نظم و ضبط، احترام، تعاون اور ذمہ داری جیسے اوصاف بھی سیکھتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات ہمیں ہر موقع پر شائستگی، حسنِ اخلاق اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی تلقین کرتی ہیں۔ لہٰذا سکول کی تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے ضروری ہے کہ ہر طالب علم اپنے طرزِ عمل سے مہذب تربیت اور اچھے کردار کا ثبوت دے۔

تقریب کے آداب

- تقریب میں وقت کی پابندی کریں۔

حدیث: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت''۔ (صحیح بخاری)

- تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن سے کریں۔

قرآن: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔'' (الاعراف)

- اساتذہ اور مہمانوں کا احترام کریں۔

حدیث: ''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔'' (جامع ترمذی)

- قومی ترانے اور دعائیہ کلمات کے وقت ادب ملحوظ رکھیں۔

قرآن: ''اور اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا دلوں کے تقویٰ سے ہے۔'' (الحج)

- تقریب کے دوران نظم و ضبط قائم رکھیں۔

قرآن: ''بے شک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں۔'' (الصف)

- مقررین اور شرکا کی بات توجہ سے سنیں۔

حدیث: ''جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔'' (مسلم)

- دوسرے طلبہ کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کریں۔

قرآن: ''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔'' (المائدہ)

- تقریب کے دوران شور و غل اور غیر ضروری گفتگو سے بچیں۔

قرآن: ''اور اپنی آواز پست رکھو، بے شک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔'' (لقمان)

- تقریب گاہ اور استعمال شدہ سامان کو صاف رکھیں۔

حدیث: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔'' (صحیح مسلم)

- تقریب کے اختتام پر منتظمین اور معاونین کا شکریہ ادا کریں۔

حدیث: ''جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔'' (جامع ترمذی)

سرگرمیاں

- طلبہ وقت کی پابندی کے ساتھ تقریب میں شرکت کی مشق کریں۔
- بچے ایک فرضی تقریب میں مہمانوں کے استقبال کا مظاہرہ کریں۔
- تقریب کے دوران رویّوں کی نشاندہی کریں۔
- بچے مختلف ذمہ داریاں تقسیم کر کے ایک مختصر تقریب منعقد کریں۔
- طلبہ تقریب گاہ کی صفائی اور سامان کی ترتیب میں حصہ لیں۔
- بچے تقریب کے بعد منتظمین اور معاونین کے لیے شکریے کے پیغامات لکھیں۔

سکول کی تقریبات میں اختیار کیا گیا طرزِ عمل بچوں کی شخصیت، تربیت اور اخلاقی شعور کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ وقت کی پابندی، نظم و ضبط، دوسروں کا احترام اور اجتماعی ذمہ داری کا احساس ایسی خوبیاں ہیں جو طلبہ کو زندگی کے ہر میدان میں کامیابی سے ہم کنار کرتی ہیں۔ اگر بچوں کو ان آداب کی مسلسل مشق کروائی جائے تو تقریبات محض تفریح یا رسمی اجتماع نہیں رہتیں بلکہ کردار سازی کا مؤثر ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو باادب، ذمہ دار اور خوش اخلاق بنائے اور انہیں اپنی صلاحیتیں مثبت مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تکریمِ اساتذہ پروگرام

غزالی پریمئیر سکولز، فاطمہ جناح ٹاؤن ملتان میں تکریمِ اساتذہ پروگرام ''معمارِ جہاں'' نہایت شاندار اور پروقار انداز میں منعقد ہوا۔ جنوبی پنجاب کے مختلف اضلاع کے غزالی سکولز سے تعلق رکھنے والے 18 بہترین اساتذہ کو ان کی مثالی تدریسی خدمات کے اعتراف میں خصوصی ایوارڈز اور تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ تقریب کی ایک خوبصورت سرگرمی یومِ اساتذہ واک تھی، جس میں غزالی کے طلبہ، اساتذہ اور ذمہ داران کے ساتھ مختلف اداروں کے نمائندگان اور میڈیا سے وابستہ افراد نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر 42 طلبہ و طالبات کے مابین مضمون نویسی کا مقابلہ بعنوان ''تیری نسبت براہیمی ہے، معمارِ جہاں تو ہے'' بھی منعقد ہوا۔ طلبہ و طالبات نے ترانوں، نظموں، ٹیبلو اور تقاریر کے ذریعے اپنے اساتذہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ یہ خوبصورت تقریب اس حقیقت کی یاددہانی تھی کہ استاد صرف علم نہیں دیتا، وہ نسلوں کی تعمیر کرتا ہے۔





سکولز اور اضلاع کی سطح کے مقابلوں کی چند جھلکیاں









اٹک











بھکر






جھنگ





چکوال





مانسہرہ





میانوالی








سرگودھا





زیارت





راولپنڈی





ٹوبہ ٹیک سنگھ




GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

5 World Teachers' Day
October, 2026

معمارِ جہاں



تری نسبت براہیمی ہے معمارِ جہاں تو ہے

مقابلہ مضمون نویسی

یومِ اساتذہ کے موقع پر ''تیری نسبت براہیمی ہے، معمارِ جہاں تو ہے'' کے عنوان سے مضمون نویسی مقابلہ میں جنوبی پنجاب کے مختلف غزالی سکولز کے 42 طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔ درج ذیل طلبہ پوزیشن ہولڈر قرار پائے ہیں:



فاطمہ اختر
غزالی سکولز شادن لنڈ، ڈی جی خان



فاطمۃ الزاہرہ
غزالی سکولز چک 427، بہاولنگر



مومنہ سلیم
غزالی سکولز عثمان کوریہ، مظفر گڑھ

اعزازی انعامات 1,000 روپے			
	وریشہ مقدس غزالی سکولز چک 427، بہاولنگر	سدرۃ المنتہیٰ غزالی سکولز بستی ترک، رحیم یار خان	روینہ غزالی سکول برائے ہندو کمیونٹی حکیم آباد، رحیم یار خان
	رامین فاطمہ غزالی سکولز چک 68، بہاولنگر	عروج نواز غزالی پریمیئر سکول ملتان	

زیرانتظام: ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

اعترافِ کمال پروگرامات

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن شمالی پنجاب کے زیرِ اہتمام راولپنڈی، اٹک، میانوالی اور بھکر میں ''اعترافِ کمال'' کے عنوان سے چار پروقار تقریبات کا انعقاد کیا گیا، جن کا مقصد اساتذہ اور تعلیمی قائدین کی سال بھر کی محنت، خلوص، مؤثر قیادت اور نمایاں تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ ان تقریبات میں غزالی سکولز، غزالی فاؤنڈیشن کے جنرل سکولز اور حکومتی منصوبہ جاتی سکولز کے پرنسپلز اور اساتذہ کو ان کی بہترین کارکردگی کے اعتراف میں اعزازات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر جناب عامر شہزاد صاحب کی زیرِ قیادت مصنوعی ذہانت (AI) کے موضوع پر ایک مفید ورکشاپ کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں جدید ٹیکنالوجی کے تدریسی عمل میں مؤثر استعمال، تعلیمی معیار کی بہتری اور مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے عملی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ تقریبات اس عزم کی ترجمان تھیں کہ غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن معیاری تعلیم کے فروغ کے ساتھ اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی، استعدادِ کار میں اضافے اور ان کی خدمات کے اعتراف کو بھی بنیادی اہمیت دیتی ہے۔ ''اعترافِ کمال'' محض اعزازات کی تقسیم نہیں بلکہ محنت کو سراہنے، کامیابیوں کو تسلیم کرنے، مسلسل سیکھنے اور ہر بچے کے لیے روشن مستقبل کی تعمیر کے عزم کی تجدید ہے۔










GHAZALI EDUCATION FOUNDATION
Research & Development Department

etaleem ای تعلیم

سیکھیے، سکھائیے

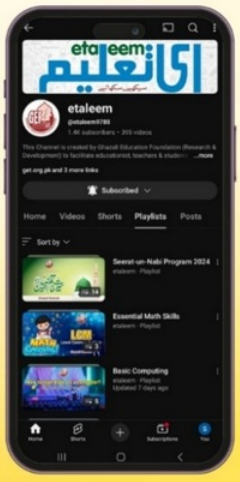
غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اساتذہ، طلبہ اور والدین کی رہنمائی کے لیے ای تعلیم یوٹیوب چینل، ای تعلیم فیس بک پیج اور ای تعلیم میگزین بنا رکھے ہیں۔ ہر تین پر گاہے گاہے مختلف موضوعات پر ویڈیوز، پوسٹس اور مضامین نشر کیے جاتے ہیں۔ بھرپور استفادہ کیجیے۔ ہمارا عزم ہے: "سیکھیے، سکھائیے!!"

ای تعلیم میگزین



یوٹیوب چینل

تعلیمی، تربیتی، اسلامی اور دلچسپ وڈیوز
آسان اور بہترین انداز میں





فیس بک پیج

اساتذہ اور طلبہ کے لیے مفید معلومات،
رہنمائی اور تعلیمی اپڈیٹس





5-E Samanberg, Johar Town
Lahore, Pakistan
042-111 438 438
info@get.org.pk
www.get.org.pk
GhazaliEduTrust